(رسولِ اسلام محمد ﷺ)

مؤلف:

پروفیسر محمد بن عبد اللہ السحیم

شركاء التنفيذ:

دار الإسلام   جمعية الربوة   رواد الترجمة   المحتوى الإسلامي

يتاح طباعة هذا الإصدار ونشره بأي وسيلة مع الالتزام بالإشارة إلى المصدر وعدم التغيير في النص.

Telephone: +966114454900

ceo@rabwah.sa

P.O.BOX: 29465

RIYADH: 11557

www.islamhouse.com

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

رسولِ اسلام محمد ﷺ

رسولِ اسلام محمد[1] صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات: اس میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ونسب، دیش، آپ کی شادی، رسالت، دعوت، نیز جن معجزات سے آپ کی نبوت کی تائید ہوئی، ساتھ ہی آپ کی شریعت اور آپ سے متعلق آپ کے مخالفین کا موقف، یہ سارے موضوعات زیر بحث آئے ہیں۔

(1) میری یہ کوشش رہی ہے کہ میں نے ہمیشہ ترجمہ کی رعایت کرتے ہوئے رسول اور محمد دونوں الفاظ ایک ساتھ ذکر کیے ہیں لہذا اس کا لحاظ کیا جائے۔

ا- آپ کا نام اور نسب نامہ، جائے پیدائش اور نشو ونما:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ھاشم ہے، اور آپ حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہم السلام کی اولاد میں سے تھے۔ اور وہ یوں کہ اللہ کے نبی ابراہیم علیہ السلام ملک شام سے مکہ مکرمہ تشریف لائے، ان کی بیوی ہاجر علیہا السلام اور ان کے فرزند اسماعیل علیہ السلام بھی ساتھ میں تھے وہ ابھی ماں کی گودہی میں تھے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے ان دونوں کو مکہ میں بسایا، جب وہ بچہ جوانی کی عمر کو پہنچا تو اللہ کے نبی ابراہیم علیہ السلام مکہ مکرمہ تشریف لائے، اور وہ اور ان کے فرزند اسماعیل دونوں نے مل کر کعبہ مشرفہ کی تعمیر کی، پھر اس گھر کے ارد گرد لوگوں کی بھیڑ اکٹھا ہونے لگی اور مکہ اللہ تعالی کی عبادت کرنے اور فریضہ حج ادا کرنے والوں کا مقام بن گیا، اور صدیوں تک لوگ ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر خالص اللہ کی عبادت اور اس کی وحدانیت کے ساتھ قائم رہے۔ پھر اس کے بعد بگاڑ نے جنم لیا، اور جزیرہ عرب کی حالت بھی اس کے آس پاس کے دوسرے شہروں ہی کی طرح تھی جہاں بت پرستی کے بہت سارے مظاہر موجود تھے، مثلا: مورتی پوجا، لڑکیوں کو زندہ دفنا دینا، عورتوں پر ظلم وستم، جھوٹی گواہیاں دینا، شراب نوشی، زنا کاری یتیموں کا مال ہڑپ کر جانا اور سودی کاروبار وغیرہ۔ ایسی جگہ اور اس ماحول میں سن 571ء میں اللہ کے رسول محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی، آپ اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کی ذریت میں سے تھے، آپ کی پیدائش سے پہلے ہی آپ کے والد وفات پا چکے تھے، اور جب آپ چھ سال کے ہوئے تو آپ کی والدہ بھی انتقال کر گئیں، آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کی کفالت کی، آپ نے یتیمی اور فقر کی حالت میں زندگی گزاری، اپنے ہی ہاتھ سے کماتے اور کھاتے تھے۔

۲- مبارک خاتون سے مبارک شادی:

جب آپ کی عمر پچیس سال کی ہوئی تو آپ نے مکہ کی عورتوں میں سے ایک شریف عورت سے شادی کی جن کا نام خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تھا، ان کے بطن سے آپ کے یہاں کل چار بیٹیاں اور دو بیٹے ہوئے، دونوں بیٹے بچپن ہی میں وفات پاگئے، آپ اپنی بیوی اور اہل خانہ کے ساتھ انتہائی درجہ کی محبت اور مہربانی سے پیش آتے، جس کے نتیجہ میں ان کی بیوی خدیجہ کو آپ سے والہانہ محبت ہوگئی، اور آپ کو بھی ان سے ویسی ہی محبت تھی، یہی وجہ تھی کہ آپ ان کی وفات پر ایک لمبا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ان کو نہ بھول سکے، اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کی عزت واکرام میں بکری ذبح کرکے تقسیم کردیا کرتے، اس میں حضرت خدیجہ کے ساتھ نیکی اور محبت کی حفاظت کا جذبہ کارفرما تھا۔

۳- وحی کا آغاز:

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے آفرینش سے ہی عظیم اخلاق کے حامل تھے، آپ کی قوم آپ کو صادق اور امین کے نام سے موسوم کرتی تھی. آپ ان کا بہت سارے مہتم بالشان کاموں میں ساتھ دیتے، لیکن ساتھ ہی ساتھ ان کی بت پرستی سے نفرت بھی کرتے اور اس میں کبھی ان کا ساتھ نہیں دیتے تھے۔

جب آپ چالیس سال کے ہوئے اور اس وقت آپ مکہ ہی میں تھے تو اللہ تعالی نے رسالت کے لیے آپ کو منتخب کرلیا، چنانچہ آپ کے پاس جبریل علیہ السلام نزول کے اعتبار سے قرآن کی سب سے پہلی سورت کی ابتدائی آیات لے کر آئے اور وہ آیات اللہ تعالی کا یہ فرمان ہیں: "پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ تو پڑھتا رہ تیرا رب بڑے کرم والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا۔ ”انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو وہ نہیں جانتا تھا۔“ (سورہ العلق:1-5)۔ پھر آپ اپنی بیوی خدیجہ کے پاس آئے دراں حال کہ آپ کا دل کانپ رہا تھا، آپ نے ان کے سامنے سارا ماجرا بیان کیا تو انہوں نے آپ کو اطمینان دلایا اور اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں وہ نصرانی مذہب اختیار کرچکے تھے اور تورات اور انجیل کا علم رکھتے تھے، ان سے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنو، آپ سے ورقہ نے کہا: اے میرے بھتیجے تم کو کیا نظر آرہا ہے، رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا سب بیان کر دیا، اس پر ورقہ نے آپ سے کہا: یہ تو وہی ناموس (معزز راز دان فرشتہ یعنی جبرئیل امین) ہے جسے اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا کہ کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے، ورقہ بولے ہاں جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہی ہوگئے، اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ دن مل جائے تو میں آپ کی زبردست مدد کروں گا[1]۔

---

(1) متفق علیہ، حديث عائشة رضي الله عنها، صحيح البخاري(2)1/7، وصحيح مسلم(152)1/139۔

مکی زندگی میں قرآن کے نزول کا سلسلہ برابر جاری رہا، جبریل علیہ السلام اللہ رب العالمین کی جانب سے قرآن لے کر آپ کے پاس آتے، اور رسالت کی پوری تفاصیل بھی لاتے رہتے۔

آپ اپنی قوم کو برابر اسلام کی دعوت دیتے رہے، لیکن آپ کی قوم نے آپ کو دھتکار دیا اور مخالفت پر اتر آئی اور یہ پیش کش بھی کی کہ اگر آپ اس رسالت کی دعوت سے دست بردار ہو جاتے ہیں تو اس کے عوض میں مال و دولت اور بادشاہت کے منصب سے سرفراز کر دیے جائیں گے، پر آپ نے ان تمام چیزوں سے انکار کر دیا، ان لوگوں نے آپ کو جادوگر، جھوٹا، افترا پرداز تک کہا جیسا کہ گذشتہ قومیں اپنے نبیوں کو ان سب القاب سے متصف کرتی رہیں ہیں. انہوں نے آپ پر عرصہ دراز تنگ کر دیا، آپ کے جسد پاک پر جور وستم ڈھائے اور آپ کے پیروکاروں کو طرح طرح کی تکلیفیں دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں برابر دعوت الی اللہ کا کام کرتے رہے، حج کے موسم میں اور عرب کے موسمی بازاروں کے موقع پر آپ ان کے پاس جاتے اور لوگوں سے ملتے، ان پر اسلام پیش کرتے، نہ ان کو دنیا وریاست کی لالچ دلاتے اور نہ تو تلوار کی دھمکی دیتے کیوں کہ آپ کے پاس قوت وسلطنت تھی ہی نہیں، آپ نے دعوت کے دور اول ہی میں اس چیلنج کا اعلان کر دیا تھا کہ اس جیسا کوئی عظیم قرآن جو مجھے دیا گیا ہے تم بھی لاؤ، آپ برابر اپنے مخالفین کو یہ چیلنج کرتے رہے لہذا جس کو ایمان لانا تھا وہ ایمان لایا جنہیں ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے نام سے جانتے ہیں۔ اللہ تعالی نے آپ کو مکہ میں نبوت کی ایک عظیم نشانی اسراء اور معراج کی شکل میں عطا فرمائی، اسراء یعنی آپ راتوں ہی رات بیت المقدس لے جائے گئے، اور معراج یعنی آپ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی، اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ اللہ نے نبی الیاس اور عیسی علیہما السلام کو آسمان میں اٹھالیا ہے، اس کا ذکر مسلمانوں اور نصاری کے یہاں ملتا ہے۔ آسمان ہی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کی طرف سے نماز کا حکم دیا گیا، یہ وہی نماز ہے جسے مسلمان دن میں پانچ بار ادا کرتے ہیں، اور مکہ مکرمہ ہی میں آپ کو دوسری عظیم نشانی شق قمر کی شکل میں دی گئی یہاں تک کہ مشرکین نے اپنی آنکھوں سے چاند کو دو ٹکڑوں میں ہوتے دیکھا۔

قریش کے کافروں نے لوگوں کو آپ سے روکنے کے لیے ہر قسم کا حربہ اپنایا، آپ کے خلاف خوب چالیں چلیں اور آپ سے لوگوں کو نفرت دلائی، معجزات کی فرمائش میں سرکشی کا مظاہرہ کیا، آپ سے جھگڑنے کے لیے یہودیوں کا سہارا لیا تاکہ وہ طرح طرح کی دلیلوں کی مدد سے آپ کو ہرا سکیں اور لوگوں کو آپ کے پاس جانے سے روک سکیں۔

جب مسلمانوں پر کفار قریش کا ظلم وستم مسلسل جاری رہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ملک حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی اور ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں پر ایک انصاف پسند بادشاہ ہے اس کے یہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا، وہ ایک نصرانی باشاہ تھا، لہذا مسلمانوں کے دو گروہ نے حبشہ ہجرت کی، جب یہ مہاجرین حبشہ پہنچے تو ان لوگوں نے نجاشی بادشاہ پر دین اسلام کو پیش کیا جس کو لے کر نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے، وہ بادشاہ مسلمان ہو گیا اور فورا بول پڑا: اللہ کی قسم ہے یہ اور جو کچھ موسی علیہ السلام لے کر آئے تھے دونوں ایک ہی طاق سے نکل رہے ہیں (یعنی دونوں کا منبع ومصدر ایک ہی ہے اور دونوں اللہ کا کلام ہیں)، اس کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں پر قوم کی ایذارسانیاں جاری رہیں۔

جو لوگ موسم حج میں مسلمان ہوئے ان میں ایک جماعت وہ تھی جو مدینہ سے تشریف لائی تھی، ان لوگوں نے آپ سے اسلام پر بیعت کی اور یہ عہد کیا کہ جب آپ ان کے شہر ہجرت کر کے آئیں گے تو وہ لوگ آپ کی مدد کریں گے، مدینہ ان دنوں یثرب کے نام سے جانا جاتا تھا، جو لوگ مکہ میں رہ گئے تھے آپ نے ان کو مدینۃ النبی کے لیے ہجرت کرنے کی اجازت دے دی چنانچہ مسلمان مدینہ کی طرف نکل پڑے، وہاں اسلام خوب پھیلا یہاں تک کہ مدینہ کا کوئی گھر ایسا نہیں بچا جس میں اسلام نہ پہنچ گیا ہو۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوت الی اللہ کے کام سے مکہ میں تیرہ سال کا عرصہ گزار چکے تو اللہ تعالی نے آپ کو بھی مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر گئے، اور دعوت الی اللہ کا کام برابر جاری رکھا، مدینہ میں اسلامی احکامات دھیرے دھیرے نازل ہوتے رہے، آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اپنے قاصدوں کو مختلف قبائل کے سرداروں اور بادشاہوں کے پاس اپنے پیغامات دے کر بھیجنا شروع کیا جس میں ان کو اسلام کی دعوت دیتے تھے، جن کی طرف آپ نے پیغامات بھیجے ان میں روم، ایران اور مصر کے بادشاہ بھی تھے۔

مدنی زندگی میں سورج گرہن کا واقعہ پیش آیا، تو لوگ ڈر گئے، اتفاقا اسی دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم فوت ہوئے تھے، چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ سورج میں گرہن ابراہیم کی موت کی وجہ سے ہوا ہے، تو فورا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بلاشبہ سورج اور چاند دونوں میں گرہن کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا، لیکن یہ دونوں تو اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے دو عظیم نشانیاں ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالی اپنے بندوں کو ڈراتا ہے)[1]۔ پس اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے جھوٹے دعویدار ہوتے تو فورا لوگوں کو اپنی کذب بیانی سے خوف دلاتے اور کہہ دیتے کہ سورج محض میرے بیٹے کی موت کی وجہ سے گہنا گیا ہے تو جو میری تکذیب کر رہا ہے بھلا اس کا کیا حال ہو گا۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے اعلی درجہ کے اخلاق سے مزین کیا تھا اور اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے فرمان میں یوں متصف کیا ہے: "اور بے شک تو بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے"۔ [سورۃ القلم:4]، آپ ہر عمدہ اخلاق سے متصف تھے، مثلا: راست گوئی، اخلاص، شجاعت وبہادری، انصاف پسندی، وعدہ کی پاسداری یہاں تک کہ دشمن تک کے ساتھ بھی، سخاوت، فقیروں، مسکینوں، بیواؤں اور ضرورت مندوں پر خرچ کرنے کو محبوب رکھنا، اور لوگوں کی ہدایت کے لئے حریص ہونا، نیز ان کے ساتھ شفقت ورحمت اور انکساری سے پیش آنا وغیرہ آپ کے اوصاف حمیدہ تھے، یہاں تک کہ بسا اوقات کوئی اجنبی آپ کو تلاش کرتا ہوا آتا اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے آپ کے متعلق پوچھتا اور کہتا کہ تم میں محمد کون ہے؟ حالانکہ آپ انہی کے بیچ ہوتے لیکن وہ آپ کو نہیں پہچان پاتا۔

---

(1) صحیح مسلم (901)۔

آپ، دوست ودشمن، قریبی اور دور کا، چھوٹا اور بڑا، مرد وعورت یہاں تک کہ چرند وپرند سب کے ساتھ معاملات میں شرافت کا پیکر تھے، اور آپ کی سیرت لوگوں کے ساتھ تعامل کرنے میں کمالیت کی واضح نشانی تھی۔

جب اللہ تعالی نے دین کو مکمل کردیا، اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم رسالت کا پیغام بحسن وخوبی لوگوں تک پہنچا چکے تو ترسٹھ سال کی عمر میں آپ وفات پاگئے، اس میں سے چالیس سال نبوت ملنے سے پہلے اور تیئس برس بحیثیت نبی اور رسول کے آپ اس دنیا میں رہے۔ آپ کی تدفین مدینہ نبویہ میں ہوئی، آپ نے مال ودولت اور بطور میراث کچھ نہیں چھوڑا سوائے اپنے سفید خچر کے جس پر آپ سواری کیا کرتے تھے اور ایک زمین تھی جس کو آپ نے مسافروں کے لیے صدقہ کردیا تھا(1)۔

جو لوگ اسلام لائے اور آپ کی تصدیق وپیروی کی ان کی تعداد بہت بڑی تھی، حجۃ الوداع جو کہ آپ نے وفات سے صرف تین مہینے قبل کیا تھا اس میں آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک لاکھ سے زیادہ تعداد تھی، اور شاید یہی اس دین اسلام کی حفاظت اور پھیلاؤ کا راز ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی قدروں اور بنیادوں پر جن صحابہ کرام کی تربیت کی تھی وہ، عدل وانصاف، زہد وورع، اور وفاشعاری سے متصف ہونے میں روئے زمین کے سب سے بہترین لوگ تھے اور جس عظیم دین پر وہ ایمان لائے تھے اس کے لیے سب کچھ کر گزرنے کا جذبہ رکھتے تھے۔

پھر ان صحابہ میں، بحیثیت ایمان واخلاص، علم وعمل، تصدیق، جاں نثاری ولگن، دلیری اور سخاوت، ابو بکر صدیق، عمر بن الخطاب، عثمان بن عفان، اور علي بن أبي طالب، رضی اللہ عنہم سب سے عظیم ہستیاں تھیں، یہ سبھی لوگ شروع شروع میں ایمان لانے اور تصدیق کرنے والوں میں سے تھے، یہی لوگ آپ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے خلیفہ اور دین کے علم بردار رہے، ان میں سے کسی کے اندر نبوت کی کوئی خاصیت نہیں تھی،

(1) صحیح البخاری(4461) 15/6۔

اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بقیہ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے مقابلہ میں ان کو کوئی الگ خصوصیت حاصل رہی۔

اللہ تعالی نے آپ کو جو کتاب عطا کی اس کی خود حفاظت بھی کی، اسی طرح آپ کی سنت وسیرت، آپ کے اقوال وافعال کو آپ ہی کی زبان (یعنی عربی) میں محفوظ کر دیا، دنیا کی پوری تاریخ میں کوئی ایسی سیرت نہیں ملتی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی طرح محفوظ ہو، بلکہ آپ کے سونے، کھانے پینے ہنسنے وغیرہ تک کی کیفیت ریکارڈ ہے۔ اندرون خانہ اہل خانہ کے ساتھ آپ کے معاملات کیسے رہے؟ آپ کی زندگی کے سارے حالات آپ کی سیرت کے ضمن میں مکمل طور سے محفوظ ومدون ہیں، آپ محض ایک انسان اور اللہ کے رسول تھے، آپ میں ربوبیت کی ادنی سی بھی خاصیت نہیں تھی، اور اپنے تئیں کسی نفع ونقصان کے مالک بھی نہیں تھے۔

۴- آپ کا پیغام:

اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت رسول بنا کر بھیجا جب چہار دانگ عالم میں شرک وکفر اور جہالت عام ہو چکی تھی، اس روئے زمین پر اہل کتاب میں سے کچھ گنے چنے افراد کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہ تھا جو صرف اللہ کی عبادت کرتا رہا ہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، ایسے وقت میں اللہ تعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیوں اور رسولوں کے سلسلے کو ختم کرنے والا بنا کر بھیجا، اللہ نے آپ کو ساری کائنات کے لیے ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تا کہ اس دین کو تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے، اور لوگوں کو بت پرستی، کفر اور جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر وحدانیت اور ایمان کی روشنی کی طرف لے آئے، آپ کی رسالت سابقہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی رسالتوں کی تکمیل ہے۔

آپ نے بھی اسی چیز کی دعوت دی جس کی دعوت دیگر انبیاء ورسل علیہم السلام مثلا نوح، ابراهیم، موسی، سلیمان، داود اور عیسی وغیر ہم نے دی تھی، یعنی اس بات پر ایمان لانا کہ رب اللہ ہی ہے جو پیدا کرنے والا، رزق دینے والا، زندگی اور موت دینے والا ہے، وہی شہنشاہ ہے، تمام کاموں کی تدبیر وہی کرتا ہے، وہ مہربان اور انتہائی رحم کرنے والا ہے، اس کائنات میں جو کچھ بھی ہے خواہ ہم اسے دیکھ دیکھ سکتے ہوں یا نہ دیکھ سکتے ہوں سب کا خالق اللہ ہی ہے، اور اللہ کے سوا جتنی بھی چیزیں ہیں وہ سب کی سب اللہ کی پیدا کردہ ہیں۔

اسی طرح آپ نے صرف ایک اللہ کی عبادت اور اس کے علاوہ سب کی عبادت ترک کر دینے کی دعوت دی، اور بالکل واضح انداز میں بتلادیا کہ اللہ صرف ایک ہے اس کی عبادت، بادشاہت، خلقت اور تدبیر میں اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ بھی بیان کر دیا کہ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے، اس کے برابر اور اس جیسا کوئی نہیں، وہ اپنی مخلوقات میں سے کسی کے اندر نہ تو حلول کرتا ہے اور نہ ہی کسی کی جسمانی ہیئت اختیار کرتا ہے۔

آپ نے آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کی دعوت دی جیسے: ابراہیم اور موسی علیہما السلام کے صحیفے، تورات، زبور اور انجیل، اسی طرح تمام رسولوں پر ایمان لانے کی بھی دعوت دی اور آپ نے یہ معیار بھی قائم کیا کہ جو ایک نبی کی تکذیب کرے گا وہ تمام نبیوں کا منکر مانا جائے گا۔

تمام لوگوں کو اللہ تعالی کے رحمت کی بشارت دی کہ وہ اللہ تمہارے سارے دنیاوی امور کے لیے کافی ہے اور اللہ ہی تمہارا رب ہے جو نہایت رحم کرنے والا ہے اور قیامت کے دن جب سب کو قبروں سے زندہ کرے گا تو وہی تنہا تمام مخلوقات کا حساب لے گا، وہ مومنوں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ دس گنا بڑھا کر دے گا اور برائی کا اس کے بقدر، اور یہ کہ مومنوں کے لیے آخرت میں ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں، اور جو کوئی کفر اور برے اعمال کرے گا تو اس کا بدلہ اسے دنیا اور آخرت دونوں میں ملے گا۔

رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغام رسالت میں کبھی اپنے قبیلے، شہر، اور اپنی ذات شریفہ کی برتری نہیں جتلائی، بلکہ خود قرآن کریم میں دیگر انبیاء نوح ابراہیم موسی عیسی علیہم السلام کے نام آپ کے نام سے زیادہ آئے ہیں، آپ کی والدہ اور بیویوں کے نام بھی قرآن میں نہیں ہیں جبکہ موسی علیہ السلام کی ماں کا نام قرآن میں کئی بار ذکر کیا گیا ہے اسی طرح مریم علیہا السلام کا ذکر پینتیس بار ہوا ہے۔

رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس چیز سے معصوم و محفوظ ہیں جس میں شریعت، عقل سلیم اور فطرت سلیمہ کی مخالفت پائی جاتی ہے یا جسے نیک خصلت قبول نہیں کرتی ہے، کیوں کہ انبیاء علیہم السلام جو کچھ اللہ کی جانب سے تبلیغ کرتے ہیں اس میں معصوم ہیں، اور وہ اللہ تعالی کے احکامات کو اس کے بندوں تک پہنچانے کے مکلف ہیں، اور ان انبیاء میں ربوبیت یا الوہیت کی کوئی خاصیت نہیں، بلکہ وہ بھی عام انسانوں کی طرح ایک انسان ہیں جن کی جانب اللہ تعالی اپنے پیغامات کی وحی کرتا ہے۔

رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا من جانب اللہ وحی ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ آج بھی ویسی ہی حالت میں موجود ہے جیسے آپ کی حیات مبارکہ میں تھی اور ایک ارب سے زیادہ مسلمان اس

کے متبع ہیں، اس کے شرعی واجبات مثلاً نماز، زکاۃ روزہ اور حج وغیرہ پر بغیر کسی تبدیلی اور بگاڑ کے لوگ عمل پیرا ہیں۔

۵- آپ کی نبوت کی نشانیاں، علامات اور دلیلیں:

اللہ تعالی انبیاء کرام کی نبوت کی تائید مختلف قسم کے نشانیوں سے کرتا ہے اور ان کے لیے بہت سارے دلائل وبراہین قائم کرتا ہے جو ان کی رسالت کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں، اور اللہ نے ہر نبی کو اتنی آیات عطا کی تھیں جو اس بات کے لئے کافی تھیں کہ انہی کے تعداد کے بقدر لوگ ان انبیاء پر ایمان لے آتے، اللہ تعالی نے انبیاء کرام کو جتنے بھی معجزات عطا کیے ان میں سب سے عظیم معجزۃ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کی شکل میں عطا فرمایا جو کہ نبیوں کے معجزات میں سے قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہے اسی طرح اللہ تعالی نے دیگر بڑے بڑے معجزات سے آپ کی تائید فرمائی، رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بہت زیادہ ہیں، ان میں سے چِںلدیہ ہیں:

اسراء ومعراج، شق قمر، قحط کے زمانے میں اللہ تعالی سے آپ کی دعا کی بدولت بارہا بارش کا نزول۔

تھوڑے سے کھانا اور پانی کا زیادہ ہو جانا چنانچہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس کھانے سے شکم سیر ہو جاتی اور اس پانی سے سیر اب ہو جاتی۔

اللہ تعالی کی وحی کی مدد سے گزشتہ زمانے کے غیب کی خبریں بتلانا جن کی تفصیل کسی کو معلوم نہیں تھی، جیسے کہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوم کے قصے اور قصہ اصحاب کہف۔

اللہ سبحانہ وتعالی کی وحی کی مدد سے آئندہ پیش آنے والے غیبی امور سے باخبر کرنا، مثلا: سرزمین حجاز سے نکلنے والی آگ کی خبر دینا جو ظاہر ہو چکی ہے اور جس کو ملک شام میں رہنے والوں نے بھی دیکھا، اسی طرح لوگوں کا عمارتیں بنوانے میں فخر ومباہات کرنا۔

اللہ کا آپ کے لئے کافی ہونا اور اللہ تعالی کا لوگوں سے آپ کی حفاظت کرنا۔

اور صحابہ کرام سے آپ نے جو وعدہ کیا تھا ان کا پورا ہونا جیسے کہ آپ کا ان سے کہنا: (تم ضرور بالضرور فارس اور روم کو فتح کروگے اور اس کے خزانوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کروگے)۔

اور فرشتوں کے ذریعہ اللہ تعالی کا آپ کی مدد فرمانا۔

اور انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی قوموں کو رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی خوش خبری دینا اور انبیاء میں سے جنہوں نے آپ کی بشارت دی ان میں سے بنو اسرائیل کے انبیاء موسی، داود، سلیمان، اور عیسی علیہم السلام وغیرہ تھے۔

نیز اللہ تعالی کا آپ کی تائید فرمانا ان عقلی دلائل اور طرح طرح کی بیان کی ہوئی مثالوں کے ذریعے (1) جنہیں عقل سلیم فوراً تسلیم کرلیتی ہے۔

اس طرح کی آیتیں، دلیلیں اور عقلی مثالیں قرآن کریم اور سنت نبوی میں بھری پڑی ہیں جن کا شمار مشکل ہے، جو ان سے واقف ہونا چاہتا ہے اسے قرآن کریم، حدیث اور سیرۃ النبی کا مطالعہ کرنا چاہیے وہ ان میں ان نشانیوں اور معجزات کے بارے میں یقینی خبر پالے گا۔

یہ عظیم معجزات اگر وقوع پذیر نہ ہوتے تو آپ کے مخالفین کفار قریش اور جزیرہ عرب کے یہود و نصاری کو آپ کی تکذیب کا اور لوگوں کو آپ سے ڈرانے کا اچھا موقع ہاتھ آجاتا۔

اور قرآن کریم وہ کتاب ہے جس کو اللہ تعالی نے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی اور وہ اللہ رب العالمین کا کلام ہے، اللہ تعالی نے جن وانس کو چیلنج کیا کہ اس جیسا قرآن یا اس جیسی کوئی ایک سورہ بنا کر لائیں اور یہ چیلنج برابر آج تک باقی ہے، قرآن کریم میں بہت سارے اہم سوالوں کا جواب موجود ہے جس نے لاکھوں

---

(1) جیسے اللہ تعالی کا فرمان: "لوگو! ایک مثال بیان کی جارہی ہے، ذرا کان لگا کر سن لو! اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو، وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کرسکتے، گو سارے کے سارے ہی جمع ہوجائیں، بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے، تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے۔ بڑا بودا ہے طلب کرنے والا اور بڑا بودا ہے وہ جس سے طلب کیا جارہا ہے۔" [سورۃ الحج: ۷۳]۔

لوگوں کو حیرت زدہ کرر کھا ہے، یہ قرآن عظیم آج تک اپنی اسی عربی زبان میں محفوظ ہے جس میں وہ نازل ہوا، اس میں ایک حرف کی بھی کمی واقع نہیں ہوئی ہے، وہ چھپ کر پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے، وہ عاجز کر دینے والی عظیم کتاب ہے بلکہ بنی نوع انساں تک پہنچنے والی کتابوں میں سب سے عظیم الشان کتاب ہے، جو اس لائق ہے کہ اسے پڑھا جائے یا کم از کم اس کے معانی کا ترجمہ ہی پڑھا جائے، جو اس کتاب سے مطلع نہ ہو سکا اور اس پر ایمان نہیں لایا تو اس سے ساری بھلائی فوت ہوگئی۔ اسی طرح سے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ، سنت، اور طور طریقہ مکمل طور سے محفوظ ہیں اور باوثوق راویوں کے سلسلہ وار سند کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں، سب عربی زبان میں مطبوع ہیں جو کہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان تھی، اور بہت ساری دوسری زبانوں میں ان کے ترجمے بھی ہوئے، قرآن کریم اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہی دونوں اسلامی احکام اور شریعت سازی کا مرجع ومصدر رہیں۔

٦- وہ شریعت جس کو رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے:

وہ شریعت جس کو رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اسے شریعت اسلام کہتے ہیں، یہ وہ شریعت ہے جو اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعتوں اور رسالتوں میں سب سے آخر میں نازل ہوئی، یہ شریعت بھی اصولی اور بنیادی امور میں سابقہ انبیاء کی شریعتوں سے ہم آہنگ ہے اگرچہ ان کی کیفیتیں مختلف ہیں۔

وہ ایک مکمل شریعت ہے، ہر زمانے اور ہر جگہ کے لیے مناسب ہے، اسی میں لوگوں کے دین ودنیا کی بھلائی ہے یہ ہر اس عبادت کو شامل ہے جو اللہ رب العالمین کے لیے بندوں پر واجب کی گئی ہیں، جیسے نماز وزکاۃ وغیرہ، اس میں مالی لین دین، اقتصادی امور، اجتماعی مسائل، سیاسی اور جنگی اور ماحولیات سے متعلق جائز وناجائز تمام امور کا بیان موجود ہے، اس کے علاوہ ہر اس چیز کا بیان بھی ہے جس کا انسان کی دنیاوی اور اخروی زندگی تقاضا کرتی ہے۔

یہ شریعت لوگوں کے ادیان، خون، عزت، دولت، عقل اور نسلوں کی حفاظت کرتی ہے، یہ ہر نیکی اور فضیلت کو متضمن ہے اور ہر رذالت وشر سے آگاہ کرتی ہے، اس میں لوگوں کی عزت وتکریم، میانہ روی، عدل وانصاف، اخلاص، صفائی، پختگی، محبت، دوسروں کے لیے بھلائی کی چاہت، خون کی حفاظت، ملک ووطن کی سلامتی، ناحق طور پر لوگوں کو مرعوب اور خوف زدہ کرنے کی حرمت جیسے امور کی طرف دعوت دی گئی ہے. رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی سرکشی اور فتنہ وفساد کے سامنے سراپا جنگ تھے، اور دینی خرافات، عزلت پسندی اور یکسر ترک دنیا کے بھی مخالف تھے۔

رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی واضح طور پر بیان کر دیا کہ اللہ تعالی نے انسان کو مکرم بنایا ہے چاہے مرد ہو یا عورت، اور اس کے سارے حقوق کے پاسداری کی ضمانت لی ہے، اور یہ کہ انسان کو اس کے سارے اختیارات واعمال اور تصرفات کا مسؤول بنایا ہے، نیز یہ کہ خود کو یا دوسروں کو ضرر رسانی کی ساری ذمہ

داری اسی کے سر جائے گی، اس کے ساتھ ایمان، ذمہ داری اور جزاء وثواب میں مرد اور عورت دونوں کو برابر قرار دیاہے نیز اس شریعت میں عورت پر بحیثیت بیوی بیٹی اور بہن کے خاص عنایت کی گئی ہے۔

جس شریعت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اس میں عقل کی حفاظت پر توجہ دی گئی ہے، اور شراب نوشی جیسی ہر وہ چیز جو عقل میں بگاڑ پیدا کرے حرام قرار دی گئی ہے، لہذا اسلام نے دین کو روشنی سے تعبیر کیاہے جس سے عقل کی راہ روشن ہوتی ہے اور انسان اپنے رب کی عبادت پورے علم وبصیرت کے ساتھ کرتاہے، اسلامی شریعت نے عقل کی شان کو بلند کر دیاہے اور اسے ہی احکام شرعیہ کا مکلف ہونے کی علت قرار دیاہے، اور اسلام ہی نے انسان کو تمام مذہبی خرافات اور بت پرستی کی قید وبند سے آزادی دلائی ہے۔

شریعت اسلامیہ صحیح علمی کاوشوں کی تعظیم کرتی اور ہوا پرستی سے الگ ہو کر خالص علمی بحث وتحقیق پر ابھارتی ہے، اپنی ذات اور کائنات میں غور فکر کی دعوت دیتی ہے، سائنس کے صحیح علمی نتائج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات کے کبھی مخالف نہیں ہوسکتے۔

شریعت اسلامیہ میں کسی خاص جنس کے لوگوں کو دوسرے جنس کے لوگوں پر کوئی برتری حاصل نہیں، اور نہ ہی ایک قوم کو دوسری قوم پر کوئی فضیلت ہے، اسلامی احکامات کے سامنے سب برابر ہیں، کیوں کہ تمام انسان اپنی اصل کے اعتبار سے یکساں ہیں ایک جنس کو دوسری جنس پر اور ایک قوم کو دوسری قوم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، برتری کا معیار صرف تقوی ہے، اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتاہے اور کوئی ایسا انسان نہیں جو گناہ گار پیدا ہو یا کسی دوسرے کے گناہ کا وارث بن کر پیدا ہو۔

شریعت اسلامیہ میں اللہ تعالی نے توبہ کو مشروع قرار دیاہے، اور توبہ یہ ہے کہ انسان اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور گناہ سے باز آجائے، اور اسلام گزشتہ سارے گناہوں کو ختم کر دیتاہے، توبہ بھی گزشتہ سارے گناہوں کا کفارہ ہے، لہذا لوگوں کے سامنے انسان کو اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، دین اسلام میں اللہ اور بندہ کے درمیان بلاواسطہ تعلق ہوتاہے لہذا تم کو کسی ایسے شخص کی کوئی ضرورت نہیں جو

تمہارے اور اللہ کے مابین واسطہ بنے اسلام میں یہ حرام ہے کہ ہم کسی انسان کو معبود یا اللہ کی ربوبیت یا الوہیت میں اس کا کوئی ساجھی ٹھہرائیں۔

اور جو شریعت رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے وہ سابقہ تمام شریعتوں کو منسوخ کرنے والی ہے کیوں کہ جو شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاس سے لے کر آئے وہ پوری کائنات کے لیے تا قیامت آخری شریعت ہے، اسی لیے اس نے ماقبل کی ساری شریعتوں کو منسوخ کر دیا جیسا کہ سابقہ شریعتیں ایک دوسرے کے لیے ناسخ تھیں، اور اب اللہ تعالی اسلام کے علاوہ کوئی دوسری شریعت قبول نہیں کرے گا اور نہ ہی جس دین اسلام کو محمد صلی علیہ وسلم لے کر آئے ہیں اس کے سوا کوئی دین مقبول ہو گا، اگر کوئی اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین اختیار کرتا ہے تو ہر گز اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا، اگر کوئی شریعت اسلامیہ کے احکامات کی تفصیل جاننا چاہتا ہے تو اسے دین اسلام کا تعارف کرانے والی موثوق کتابوں کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

دیگر الہی رسالتوں کی طرح شریعت اسلامیہ کا مقصد بھی یہی ہے کہ دین حق انسان کو سر بلند رکھے لہذا وہ خالص اللہ رب العالمین کا بندہ بن کر رہے اور انسانوں یا مادیات یا خرافات کی غلامی سے آزاد ہو جائے۔

شریعت اسلامیہ ہر زمانے اور جگہ کے لیے مناسب ہے، اس میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو درست انسانی مصلحتوں کے مخالف ہو، کیوں کہ یہ شریعت اس اللہ تعالی کی جانب سے نازل کردہ ہے جو انسانی ضروریات سے بخوبی واقف ہے، اور لاریب انسان ایسی مناسب اور درست شریعت کے محتاج ہیں جس کے احکامات میں باہمی تعارض نہ ہو، جو انسانیت کے لیے سود مند ہو اور وہ کسی انسان کی وضع کردہ نہ ہو بلکہ اللہ کے پاس سے حاصل کی گئی ہو جو لوگوں کو نیکی اور ہدایت کی راہ دکھائے، جب لوگ اس کے مطابق فیصلہ کریں تو ان کے سارے امور سدھر جائیں اور لوگ ایک دوسرے کے ظلم سے محفوظ رہیں۔

۷- آپ کے بارے میں آپ کے مخالفین کا موقف اور آپ کے حق میں ان کی گواہیاں

اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام انبیاء کے مخالفین رہے ہیں جنہوں نے ان نبیوں سے دشمنی مول لی اور ان کی دعوت کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کیں، اور لوگوں کو ان پر ایمان لانے سے روکتے رہے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی آپ کی زندگی میں اور آپ کی وفات کے بعد بہت سارے مخالفین ہوئے لیکن ان سب پر اللہ تعالی نے اپنے نبی کی مدد فرمائی، زبانی ماضی اور حال میں بھی ان دشمنان رسول میں سے بہت ساروں نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور یہ کہ سابقہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی طرح آپ بھی ایک شریعت لے کر آئے تھے، وہ یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ آپ ہی حق پر تھے لیکن سرداری کی چاہت، سماج کا خوف یا اپنے جاہ ومنصب کی بدولت حاصل کردہ مال ومتاع کے فقدان کا خدشہ ان میں سے اکثر لوگوں کو آپ پر ایمان لانے کی راہ میں رکاوٹ کا سبب بنتا ہے۔

والحمدُ للہ رب العالمین۔

مؤلف: پروفیسر محمد بن عبد اللہ السحیم

شعبہ اسلامیات میں عقیدہ کے (سابق) پروفیسر

تربیہ کالج، کنگ سعود یونیورسٹی

ریاض، سعودی عرب

فہرست

رسولِ اسلام محمد ﷺ 3
۱- آپ کا نام اور نسب نامہ، جائے پیدائش اور نشو ونما: 4
۲- مبارک خاتون سے مبارک شادی 5
۳- وحی کا آغاز 6
۴- آپ کا پیغام 12
۵- آپ کی نبوت کی نشانیاں، علامات اور دلیلیں 15
۶- وہ شریعت جس کو رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔ 18
۷- آپ کے بارے میں آپ کے مخالفین کا موقف اور آپ کے حق میں ان کی گواہیاں 21
فہرست 22